مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانا خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے

تکبر کی حقیقت

مولانا غیاث احمد رشادی

ناشر

مکتبہ سبیل الفلاح ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر اسوسی ایشن رجسٹرڈ ۶۷۵
واحد نگر، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد-انڈیا-فون:040-24551314
ویب سائٹ:www.rashadibooks.com
ای میل garashadi@gmail.com

جملہ حقوق غیر محفوظ

نام کتاب تکبر کی حقیقت

مؤلف مولانا غیاث احمد رشادی

صفحات ......۳۴......

تعداد اشاعت ایک ہزار

کمپیوٹر پروسس محمد مجاہد خان، رشادی کمپیوٹر سنٹر، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد

قیمت

ناشر

مکتبہ سبیل الفلاح ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر اسوسی ایشن، رجسٹرڈ ۔ ۶۷۵

واحد نگر، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد۔ الہند۔ فون: 040-24551314

ملنے کے پتے

- مکتبہ سبیل الفلاح ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر اسوسی ایشن، رجسٹرڈ ۔ ۶۷۵
  واحد نگر، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد، انڈیا۔ 36، فون: 24551314
- دکن ٹریڈرس، مغل پورہ، حیدرآباد
- ھدیٰ ڈسٹری بیوٹرس، پرانی حویلی روڈ، حیدرآباد
- کمرشیل بک ڈپو، چارمینار، حیدرآباد
- ہندوستان پیپر ایمپوریم، مچھلی کمان، حیدرآباد
- رشادی بک ڈپو، مسجد باگ سوار، میجسٹک، بنگلور
- مولانا شکیل احمد رشادی بنگلوری، مدرسہ کاشف الھدیٰ، نومبل، چینائی

فہرست

سلسلہ	مضامین	صفحہ نمبر
۱)	تکبر کیا ہے؟	۵
۲)	متواضع نصاری کی مسلمانوں سے دوستی	۶
۳)	نعمتوں کے ملنے پر اترنا در حقیقت نعمتوں سے محروم ہوجانا	۶
۴)	تکبر نے ابلیس کو ملعون و مردود بنا دیا	۷
۵)	فرشتوں کو رب العالمین کی قربت کیوں نصیب ہوئی	۸
۶)	تکبر علوم ربانیہ کیلئے حجاب ہے	۸
۷)	نعمتوں پر مسرور رہئے نہ کہ مغرور	۹
۸)	زمین پر اتراتے ہوئے مت چلئے	۱۰
۹)	مومن اپنی بڑائی میں نہیں جیتا	۱۱
۱۰)	تکبر اطاعت واتباع کیلئے حجاب ہے	۱۱
۱۱)	متکبرین اور مفسدین کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں	۱۲
۱۲)	حضرت لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو نصیحت	۱۲
۱۳)	متکبر کو بڑھائی نصیب نہیں ہوتی	۱۳
۱۴)	اللہ تعالیٰ اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں فرماتے	۱۴
۱۵)	مغرور و متکبر کے دل پر مہر کر دی جاتی ہے	۱۴
۱۶)	حضرت موسیٰ علیہ السلام نے متکبر سے اللہ کے پناہ مانگی ہے	۱۵
۱۷)	مال و دولت پر غرور کرنے والے سردار	۱۵
۱۸)	ایک مغرور و متکبر کا واقعہ	۱۶
۱۹)	مغرور و متکبر شخص کا ایک اور واقعہ	۱۶

۲۰)	قارون کا تکبر اواس کا انجام	۱۷
۲۱)	فرعون کا تکبر اور اس کا انجام	۱۸
۲۲)	اہل کتاب کی گمراہی کا اصل سبب ان کا تکبر ہے	۱۹
۲۳)	نمرود کا تکبر اور اس کا انجام	۱۹
۲۴)	کبریائی اور بڑائی صرف اللہ ہی کیلئے ہے	۲۰
۲۵)	تکبر اللہ کی چادر ہے	۲۰
۲۶)	ظالم اور مغرور دوزخ میں ہونگے	۲۱
۲۷)	کیا متکبر اور مغرور جنت میں داخل ہوگا	۲۱
۲۸)	وہ تین آدمی جن سے روز قیامت اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرماتے	۲۲
۲۹)	تکبر اور تواضع کے لازمی نتائج	۲۲
۳۰)	غرور، تکبر اور اکھڑ پن دوزخیوں کے اوصاف	۲۳
۳۱)	ہم تواضع اور خاکساری کس سے سیکھیں؟	۲۴
۳۲)	تکبر کا آسان علاج	۲۴
۳۳)	خود پسندی	۲۶
۳۴)	تکبر کی بعض علامتیں	۲۷
۳۵)	تکبر کے اسباب	۲۷
۳۶)	تکبر انبیاء کرام علیہم السلام کی نگاہوں میں	۲۸
۳۷)	تکبر صحابۂ عظام کی نگاہوں میں	۲۹
۳۸)	تکبر اولیاء امت و بزرگان دین کی نظروں میں	۳۰
۳۹)	تکبر دانشوروں اور مفکروں کی نظر میں	۳۲
۴۰)	احتساب خویش	۳۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تکبر کیا ہے؟

تمام بداخلاقیوں اور روحانی امراض میں کبرونخوت، غرور وگھمنڈ ایک ایسا قبیح مرض ہے جو ان گنت امراض کا باعث وموجب ہے۔اسی لئے اس کو اُمُّ الْاَمْرَاضِ (تمام روحانی بیماریوں کی ماں) قرار دیا گیا۔

تکبر خوشی اور اچھی حالت رکھنے کا نام نہیں بلکہ لوگوں کو حقیر جاننے خود کو دوسرں سے بہتر اور فائق سمجھنے اور اس خیال سے دل میں غرور پیدا ہونے کا نام تکبر ہے۔

ابن سماک رحمۃ اللہ علیہ سے تکبر کی اصلیت دریافت کی گئی تو فرمایا کہ تیرے اپنے اعمال کے ذریعہ اپنے لوگوں سے بڑا جاننے اور جس کسی کو عمل میں سست دیکھے اس کو حقیر سمجھنے کا نام تکبر ہے اور تواضع یہ کہ کسی سے بھی ملے تو اپنے سے بہتر جانے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، عالم ہو یا جاہل، مومن ہو یا کافر۔قرآن مجید میں تکبر سے متعلق جتنی آیات نازل ہوئی ہیں ان جمیع آیات قرآنی پر غور وخوض سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ متکبر کے تین درجے ہیں، تکبر کا پہلا درجہ اللہ تعالیٰ سے تکبر کرنا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور میں سرکش نمرود نے اَنَا اُحۡیٖ وَاُمِیۡتُ (میں ہی زندہ کرتا ہوں میں ہی مارتا ہوں) کہہ کر، حضرت موسیٰ وہارون علیہ السلام کے زمانہ میں مغرور فرعون نے اَنَا رَبُّکُمُ الۡاَعۡلٰی (میں رب الاعلی ہوں) کہہ کر، حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے وقت ملعون ابلیس نے خَلَقۡتَنِیۡ مِنۡ نَّارٍ وَّ خَلَقۡتَهٗ مِنۡ طِیۡنٍ (مجھ کو آپ نے آگ سے اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا) کہہ کر اللہ تعالیٰ سے تکبر کیا تھا۔تکبر کا دوسرا درجہ انبیاء کرام سے تکبر کرنا جیسے کہ قوم ثمود و بنی اسرئیل وغیرہ نے اپنے اپنے نبیوں سے اور اہل مکہ (قریش) نے نبی رحمت ﷺ سے تکبر کیا۔تکبر کا تیسرا درجہ اللہ تعالیٰ کے عام بندوں کے ساتھ تکبر کرنا۔اس طرح کہ اپنے حسن وجمال، صورت وسیرت حسب ونسب جاہ وعزت پر مغرور ہو کر اپنے آپ کو لوگوں میں بڑا سمجھنا اور

دوسروں کو حقیر جاننا، اس نوع کے بے حساب مناظر موجودہ دور میں دن رات بکثرت مشاہدہ میں آتے ہیں اب ہم قرآن مجید کی روشنی میں تکبر کے حقائق بیان کرتے ہیں۔

متواضع نصاری کی مسلمانوں سے دوستی

لتجدن اشد الناس عداوة للذین امنوا الیهود والذین اشرکوا ولتجدن أقربهم مودةً للذین امنوا الذین قالوا انا نصٰری ذلک بان منهم قسیسین ورهبانا وانهم لا یستکبرون . (المائدة: ۸۲)

تمام آدمیوں سے زیادہ مسلمانوں سے عداوت رکھنے والے آپ یہود اور ان مشرکوں کو پاویں گے، اور ان میں مسلمانوں کے ساتھ دوستی رکھنے کے قریب تر ان لوگوں کو پاویں گے جو اپنے کو نصاریٰ کہتے ہیں یہ اس سبب سے ہے کہ ان میں بہت سے۔علم دوست عالم ہیں اور بہت سے تارک دنیا درویش ہیں اور اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ متکبر نہیں ہیں۔ یہود ونصاری دونوں اسلام کے دشمن تھے مگر یہود اس دشمنی میں شدید تھے اور نصاری میں چونکہ بہت سے علم دوست علماء، تارک الدنیا درویش اور تکبر سے عاری اور خالی افراد بکثرت مو جود تھے جس کی وجہ سے وہ مسلمانوں سے دوستی کے اعتبار سے قریب تر بھی تھے اور ان کی ان مذکورہ صفات کی موجودگی نے حق قبول کرنے پر آمادہ کیا۔اس آیت سے معلوم ومفہوم ہوا کہ علم زہد اور عدم استکبار حق کی قبولیت کا ذریعہ بنتے ہیں۔

نعمتوں کے ملنے پر اترانا درحقیت نعمتوں سے محروم ہوجانا ہے

فلما نسو اما ذکروا به فتحنا علیهم ابواب کل شیی حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناهم بغتةً فاذاهم مبلسون (الانعام: ۴۴)

پھر جب وہ لوگ ان چیزوں کو بھولے ہے جنکی ان کو نصیحت کی جاتی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کشادہ کردیئے یہاں تک کہ جب ان چیزوں پر جوان کو ملی تھیں وہ خوب اترا گئے تو ان کو سخت پکڑ لیا پھر وہ بالکل حیرت زدہ رہ گئے، اللہ تعالیٰ جب کسی پر اپنی

نعمت ورحمت کے دروازے اپنے فضل سے کھول دے تو عقلمندی کا تقاضہ یہ ہے کہ ان نعمتوں پر اپنے رب کا شکرادا کرے اس لئے کہ بندہ کے شکر بجالانے سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے ۔اس کے برعکس اگر کوئی حصول نعمت کے بعد اترانے اور غرور کرنے لگے تو یہی غرور اس کی نعمتوں کے زوال کا ذریعہ بن جاتا ہے ۔آیت مذکورہ پر وہ لوگ نظر فرمائیں جو مال ودولت ، اہل وعیال ،عہدہ وجائیداد،شہرت وعزت اور حکومت وبادشاہت کی محدود بلندیوں پر پہنچ کر نخوت وتکبر کا شکار ہوجاتے ہیں اوراپنے کو برتر اور دوسروں کو بدترین تصور کرتے ہیں،اقوام سابقہ کے واقعات ہر ذی شعور کیلئے باعث عبرت ہیں کہ ان کے گھمنڈ نے ان کو کیسے بدانجامی تک پہنچادیا۔

اللھم احفظنا من الکبر بفضلک العظیم .

تکبر نے ابلیس کوملعون ومردود بنادیا

قال ما منعک الا تسجد اذامرتک قال انا خیر منه خلقتنی من نارٍ خلقته من طین (الاعراف: ۱۲)

حق تعالیٰ نے فرمایاتو جوسجدہ نہیں کرتا تجھ کواس سے کون امر مانع ہے جبکہ میں تجھ کوحکم دے چکا، کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں آپ نے مجھ کوآگ سے پیدا کیا ہےاوراس کوآپ نے خاک سے پیدا کیا ہے، ابلیس کا حضرت آدم علیہ السلام کوحکم ربانی کے باوجود سجدہ کرنے سے انکارکرنا کلام الٰہی میں متعدد بار ذکر کیا گیا ہے،سوال یہ ہے کہ ابلیس کواس طاعت سے کس چیز نے روکا تھا؟ یہ سوال مذکورہ آیت میں مع جواب موجودہ ہے جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے سجدہ نہ کرنے کا سبب دریافت کیا تو ابلیس نے کہا کہ مجھ کوآگ سے پیدا کیا ہےاوراس کوخاک سےاسی متکبرانہ جملے نے شیطان کواللہ کی نزدیکی سے محروم کردیااورحکم دیا گیا کہ **قال فاخرج انک من الصغرین** سونکل تو ذلیلوں میں شمار ہونے لگا،اس واقعہ نے یہ درس عظیم دیا کہ نخوت کی ہوا،جس فرد میں بھرجاتی ہےاس کی عظمت وشان کی ہواا کھڑ جاتی ہے۔

تکبر مکن زینہار اے پسر
تکبر عزازیل را خوار کرد
ہر گز تکبر مت کر اے بیٹے
تکبر نے عزازیل کو رسوا کیا

فرشتوں کورب العالمین کی قربت کیوں نصیب ہوئی

ان الذین عند ربک لا یستکبر ون عن عبادته ویسبحو نه وله یسجدون (الا عراف: ۲۰۶)

یقیناً جو ملائکہ تیرے رب کے نزدیک مقرب ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اوراس کی پاکی بیان کرتے ہیں اوراسکو سجدہ کرتے ہیں۔

ایک طرف ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کیا تو اللہ کی نگاہوں میں ملعون ہوگیا دوسری طرف فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق آدم کا سجدہ کیا اور اللہ کی عبادت سے تکبر نہیں کیا، اپنے رب کی پاکی بیان کی اوراسی کوسجدہ بھی کیا اوراسی میں مصروف عمل بھی ہیں اسی وجہ سے وہ اللہ کے نزدیک مقرب ہیں، آیت مذکورہ سے یہ عقدہ کھل گیا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ابدی قانون ہے کہ جوتکبراور گھمنڈی کی راہ اختیار کرے گا وہ اللہ کی نزدیکی سے محروم رہے گا اس آیت نے ہرفردکوآگاہ کردیا کہ فرشتوں کے عدم استکبار (تواضع) نے ان کو یہ مقام سرور وفرحت عطا کیا ہے۔

تکبرعلوم ربانیہ کے لئے حجاب ہے

سا صرف عن اٰیتی ا لذ ین یتکبرون فی الارض بغیر الحق وان یروا کل اٰیة لا یومنوبھا وان یروا سبیل الرشد لا یتخذوه سبیلا(الاعراف: ۱۴۶)

میں ایسے لوگوں کواحکام سے برگشتہ ہی رکھوں گا جو دنیا میں تکبر کرتے ہیں جس کا ان کوکوئی حق حاصل نہیں اوراگرتمام نشانیاں دیکھ لیں تب بھی ان پرایمان نہ لاویں اوراگر

ہدایت کا راستہ دیکھیں تو اس کو اپنا طریقہ نہ بناویں۔

تکبر کرنے والوں کو اپنی آیتوں سے پھیر دینے کا مطلب یہ ہے ان سے آیات اللہ کے سمجھنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کی توفیق سلب ہو جاتی ہے، اپنے آپ کو دوسروں سے بڑا فضل سمجھنا ایسی مذموم اور منحوس عادت وخصلت ہے کہ جو شخص اس میں مبتلا ہوتا ہے اس کی عقل وفہم سلیم نہیں ہوتی اسی لئے وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو سمجھنے سے محروم ہو جاتا ہے۔ صاحب روح البیان نے یہ نتیجہ اس آیت سے اخذ کیا ہے کہ تکبر اور نخوت ایک ایسی بری خصلت ہے جو علوم ربانیہ کیلئے حجاب (آڑ) بن جاتی ہے کیونکہ علوم ربانیہ صرف اللہ کی رحمت سے حاصل ہوتے ہیں اور رحمت الٰہی تواضع وفروتنی سے متوجہ ہوتی ہے۔

ہر کجا پستی ست آب آنجا رود

ہر کجا مشکل جواب آنجا رود

جو لوگ اپنے آپ کو متواضع رکھنے پر آمادہ ومستعد نہ ہوں وہ علم وحکمت، فہم وفراست کے حاصل کرنیکی ناکام کوشش نہ کریں اس لئے کہ جس دل میں تواضع وفروتنی نہ ہو اس دل میں علم کی نورانیت نہیں آسکتی۔ تکبر اونچائی ہے اور تواضع گہرائی ہے، علم کا دریا بہتے ہوئے گہرائی کی جانب رواں ہوگا نہ کہ اونچائی کی طرف۔

نعمتوں پر مسرور رہیے نہ کہ مغرور

اللّٰہ یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر وفر حوا بالحیوۃ الدنیا وما الحیوۃ الدنیا فی الاخرۃ الامتا ع (الرعد: ۲۶)

اللہ جس کو چاہے رزق زیادہ دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگی کر دیتا ہے اور یہ کفار لوگ دنیوی زندگی پر اتراتے ہیں اور یہ دنیوی زندگی آخرت کے مقابلہ میں بجز ایک متاع قلیل کے اور کچھ بھی نہیں۔

یہ ایک طبعی حقیقت ہے کہ انسان کسی بھلی چیز کے ملنے پر خوش ہوتا ہے یقیناً مسرت سے

لبریز ایسی خوشی جس کے ساتھ منعم حقیقی رب ذوالجلال کا شکر بھی شامل ہو اللہ تعالیٰ کو محبوب اور پسندیدہ ہے، لیکن ایسی خوشی جو شکر سے معریٰ اور تکبر سے مرصع ہو اور اس خوشی میں سوائے نخوت وغرور کے اور کچھ نہ ہو تو بلاشبہ یہ خوشی اللہ کے نزدیک مبغوض ہے، ظاہر ہے کہ چند روزہ زندگی میں ملنے والی خوشی چند روزہ ہے اور چند روزہ خوشی پر مغرور ہونا نادانی کی علامت ہے عقلمند ہے، وہ جو نعمت کے ملنے پر مسرور ہوتا ہو نہ کہ مغرور۔

زمین پر اتراتے ہوئے مت چلئے

ولا تمش فی الارض مرحا انک لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا

(بنی اسرائیل :۳۷)

اور زمین پر اتراتے ہوئے مت چل کیونکہ تو نہ زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ بدن کو تان کر پہاڑوں کی لمبائی کو پہنچ سکتا ہے۔

مومنو مسلمانوں کی شان وشوکت اسمیں پنہاں ہے کہ وہ سرتاپا مجسمہ عجز وانکساری بن جائے یہاں تک کہ اس کی رفتار بھی اس حقیقت کی غمازی کرنے لگے ایسی رفتار جس میں غرور وگھمنڈ کی آمیزش ہو رب کائنات کو نہایت ناپسند ہے، یہی وجہ ہے کہ فتح مکہ کے بعد مدینہ منورہ میں جو اسلامی حکومت قائم ہوئی تو اسلامی حکومت کے سپہ سالاروں اور گورنروں کی زندگی میں گھمنڈ وتکبر کا شائبہ تک نہیں تھا کسی بہتر سے بہتر حالت میں بھی انہوں نے فخر وغرور کا کوئی کلمہ اپنی زبان سے نہیں نکالا، ان کی نشست وبرخاست، چال ڈھال، لباس ومکان وغیرہ میں انتہائی انکساری وتواضع بلکہ فقیری اور درویشی کی شان جھلکتی تھی، مسلمانوں کی فوجیں فاتح بن کر جس شہر میں بھی داخل ہوئیں تو اضع وانکساری کے ساتھ داخل ہوئیں، کسی کی رفتار وگفتار میں فخر وناز کی نہ چال تھی اور نہ غرور کی چلن تھی ہر کام کا ایک نتیجہ وجود میں آتا ہے گھمنڈ اور فخر کا نتیجہ ذلت ورسوائی کے سوا اور کچھ نہیں۔

مومن اپنی بڑائی میں نہیں جیتا

انما یؤ من با یاتنا الذین اذا ذکرو ا بھا خروا سجدا و سبحو ا بحمد ربھم وھم لا یستکبر ون(السجدہ:۱۵)

پس ہماری آیتوں پر تو وہ لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو وہ آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی تسبیح وتحمید کرنے لگتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے ،کفر کے بھنور میں پھنسا ہوا بدنصیب کلام الٰہی اوراحکام ربانی سے تکبر کرتے ہوئے منہ موڑ لیتا ہے مگر مومن ومسلمان اپنے خالق و مالک رب العالمین کی ربوبیت کے احساس میں اتنا مستغرق اور مگن رہتا ہے کہ جب اللہ کا پیغام اوراسکے احکام اس بندہ مومن کے کانوں میں پڑتے ہیں تو وہ اس حقیقت میں گم ہو جاتا ہے کہ میں ایک حقیر و بے قدر انسان ہوں اوراللہ جل جلالہ بڑی عظمت وجلال کے مالک ہیں اسی یقین کے ساتھ سجدے میں گر پڑتا ہے اوراپنے رب کی پاکی اور کبریائی کا اقرارکرنے لگتا ہے اور سراپا منکسر المزاج بن جاتا ہے پھر وہ اپنے رب کی بڑائی ہی میں جینے لگتا ہے۔

تکبر اطاعت واتباع کیلئے حجاب ہے

واقسموابالله جهد أیمانهم لئن جآء هم نذیر لیکونن اهدی من احدی الامم فلما جائهم نذیرما زادهم الا نفور ن استکبارًافی الارض ومکرالسیی (فاطر)

اوران کفار نے بڑی زوردار قسم کھائی تھی کہ اگران کے پاس کوئی ڈرانے والا آوے تو وہ ہر ہرامت سے زیادہ ہدایت قبول کرنے والے ہوں گے، پھر جب ان کے پاس ایک پیغمبر آ پہنچے تو بس ان کی نفرت ہی کو ترقی ہوئی دنیا میں اپنے کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے اوران کی بری تدبیروں کی وجہ سے۔

کفار مکہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت سے پہلے بڑی زوردار قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے اگران کے پاس کوئی ڈرانیوالا پیغمبر آئے تو وہ ہر ہرامت سے زیادہ ہدایت قبول

کرنے والے ہونگے لیکن جب انکے پاس رسول اللہ ﷺ آپہنچے تو بجائے ایمان لانے کے انہوں نے نفرت کی اوران کی نفرت بڑھتی ہی گئی ، وہ کونسی چیز تھی جس نے ان کے دلوں میں نفرت پیدا کرکے ایمان واسلام کی اتباع واطاعت سے روکا،قرآن مجید انکے اس طرح محروم ہونے کی وجہ بیان کرتا ہے کہ دنیا میں اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کی وجہ ہی سے وہ اس نعمت عظمی سے محروم ہوگئے۔

متکبرین اورمفسدین کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں

تلک الدار الآخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین (القصص:۸۳)

یہ عالم آخرت ہم انہی لوگوں کیلئے خاص کرتے ہیں جو دنیا میں نہ بڑا بننا چاہتے ہیں اورنہ فساد کرنا اورنیک نتیجہ متقی لوگوں کوملتا ہے۔

اپنے آپ کو دوسروں سے بڑا سمجھنا اوردوسروں کوحقیر کرنے کی فکر میں رہنا ایک ایسا خطرناک باطنی مرض ہے کہ اس کی نحوست سے آدمی آخرت کی نجات سے محروم رہتا ہے، جو شخص یہ چاہے کہ آخرت میں اسے کامیابی اورنجات نصیب ہوتو وہ تکبر اورفساد سے پرہیز کرے، اس آیت میں دارآخرت سے صاحب جلالین نے جنت مراد لی ہے اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ جنت انہی لوگوں کے لئے خاص ہے جوتکبر اورفساد سے بچتے ہیں۔اور جولوگ تکبر اورفساد کے خوگر ہوجاتے ہیں وہ جنت جیسی بیش قیمت نعمت سے محروم رہتے ہیں۔

حضرت لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کونصیحت

ولا تصعر خدک للنا س ولا تمش فی الارض مرحان ا للّٰہ لا یحب کل مختال فخور(۱۸ لقمان)

اورلوگوں سے اپنا رخ مت پھیر اورزمین پر اترا کر مت چل ۔بے شک اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنیوالے فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتے۔

حضرت لقمان علیہ السلام کی زبان حکمت بھری باتوں سے لبریز رہتی تھی۔انہوں نے اپنے بیٹے کو جو نصیحتیں فرمائیں ان بیش قیمت نصیحتوں کو سورہ لقمان میں بیان کیا گیا ہے۔اس لئے اس کی وضاحت کی جاتی ہے بعض مال ودولت کے حامل افراد یا علم وہنر کے مالک اشخاص اپنے سے کم درجہ کے لوگوں سے گفتگو کرتے ہوئے بے رخی کا معاملہ کرتے ہیں حالانکہ یہ طریقہ نہایت غلط ہے۔

متکبر کو بڑھائی نصیب نہیں ہوتی

ان الذین یجادلو ن فی اٰ یا ت اللّٰہ بغیر سلطن اتاٰ ھم ان فی صدورھم الا کبر ما ھم ببا لغیہ فا ستعذ باللّٰہ انہ ھو السمیع البصیر (المؤ من: ۵۶)

جولوگ بلا کسی سند کے کہ ان کے پاس موجود ہو خدائی آیتوں میں جھگڑے نکالا کرتے ہیں انکے دلوں میں بڑائی ہی بڑائی ہے کہ وہ اس تک کبھی پہنچنے والے نہیں۔سو آپ اللہ کی مدد مانگتے رہیئے، بیشک وہی سب کچھ سننے والا سب کچھ دیکھنے والا ہے۔

آیت بالا سے ایک بات تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ جن کے دلوں میں تکبر ہوتا ہے وہ اللہ کی آیتوں کے بارے میں جھگڑے نکالتے ہیں۔اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اتنا سنگین مرض ہے کہ اس سے دیگر لا تعداد امراض وجود پاتے ہیں۔دوسری بات یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ متکبرین اگر چہ کہ یہ چاہتے ہیں کہ وہ بڑائی حاصل کرلیں لیکن وہ بڑائی تک نہیں پہنچ پاتے بلکہ قعر ذلت میں پڑ جاتے ہیں۔اس آیت کی تائید بظاہرہ وہ حدیث کرتی ہے کہ من تکبر وضعه اللّٰه کہ جو اپنی؟ میں کوشاں ہے بظاہر اس کو بڑائی ملنا چاہیئے۔مگر قدرت نے ایک دستور بنا دیا ہے کہ جو اپنے آپ کو بڑا بنانے اور سمجھنے پر لگ جاتا ہے اللہ اس کو لوگوں کی نظروں میں گرا دیتے ہیں۔
اللھم انانعو ذبک من الکبر و العجب

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل وگلزار ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں فرماتے

ولا تفرحوا بما اتا کم واللہ لا یحب کل مختال فخور(الحدید:۲۳)

اور جو چیز تم کو عطا فرمائی ہے اس پر اترا نہیں اور اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔

ایک عقلمند باشعور اور دور اندیش انسان کو چاہئے کہ وہ ہر خصلت وعادت کو اختیار کرنے سے قبل اس حقیقت پر گہری نظر رکھے کہ وہ کونسے عادات واطوار ہیں جو میرے رب کو پسندیدہ ہیں اور وہ کونسی عادتیں ہیں جو میرے رب کو ناپسند ہیں ۔ یہ رب ذوالجلال کی مہربانی ہے کہ اسنے اپنے کلام مجید میں اپنے پسندیدہ اور ناپسندیدہ امور کی وضاحت فرمادی، وہ عادات جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے لایحب (نہیں پسند کرتا) کی مہر ثبت کردی ان میں ایک خبیث اور پلید عادت تکبر اور شیخی بازی ہے ۔آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع کردیا کہ اللہ کی دی ہوئی نعمت پر اترائے اور معاً اس حقیقت کو بھی وضاحتا فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ اترانے والے اور شیخی بازی کرنے والے کو پسند نہیں کرتے۔

مغرور ومتکبر کے دل پر مہر کردی جاتی ہے

کذالک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار(المومن:۳۵)

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سورہ مومن میں فرعون وہامان جیسے باطل پرست متکبر دشمنان رب العالمین کا تذکرہ فرمانے کے بعدان متکبرین کی نقد سزا کا اعلان فرمایا ہے کہ مغرور اور جابر کے دل پر اللہ تعالیٰ مہر کردیتا ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہیکہ ایسے افراد میں اصلاً غلط فہمی کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہتی ۔ جب کسی کے دل پر مہر لگ جاتی ہے تو اب اس کے دل میں ایمان کا نور داخل نہیں ہوتا اور اس کو اچھے اور بُرے کی تمیز نہیں رہتی ۔ عقل مند ہے وہ شخص جو اپنے دل کو تکبر جیسی مبغوض بیماری سے بچائے تا کہ ایمان کا نورانا نیت سے محفوظ ہو سکے۔

حضرت موسی علیہ السلام نے متکبر سے اللہ کی پناہ مانگی ہے

وقال موسی انی عذت بر بی وربکم من کل متکبر لا یؤمن بیوم الحساب

(المؤمن : ۲۷)

اور موسی نے کہا کہ میں اپنے اور تمہارے پروردگار کی پناہ لیتا ہوں ہر خردماغ شخص (کے شر) سے جو روزحساب پر یقین نہیں رکھتا۔

جب شیطان کی شیطانیت محسوس کرتے ہیں تو اللہ کی پناہ اس مردود وملعون کے شر سے لیتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے متکبر کے شر سے بھی شیطان کے شر کی طرح پناہ مانگی ہے اللہ ہر متکبر کے شر سے ہماری حفاظت فرمائے۔آمین۔

مال ودولت پرغرورکرنیوالے سردار

قال الملا الذین ا ستکبرو ا من قومه لنخرجنک یٰشعیب وا لذین امنوا معک من قر یتنا او لتعود ن فی ملتنا قال اولو کنا کرھین(لاعرف:۸۸)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں جہاں سابقہ اقوام کا تذکرہ فرمایا ہے تقریبا ہر جگہ ایک خاص بات یہ محسوس ہوتی ہے کہ ان اقوام کے متکبر سرداروں نے اپنے اپنے نبیوں کے ساتھ متکبرانہ ومغرورانہ رویہ اختیار کیا۔اورانھوں نے یہ باطل خیال اپنے دلوں میں بسالیا کہ اللہ کے نزدیک اگر ہم عذاب کے قابل ہوتے تو اتنی دولت وعزت ہمیں نہ ملتی۔ہم مال واولاد میں تم سے زیادہ ہیں۔ہمیں دولت وعزت کا ملنا اس بات کی علامت ہیکہ ہم اللہ کے مقبول بندے ہیں دولت ونعمت کے نشہ میں مدہوش اورعزت وجاہ کے خمار میں مخمور ان سرداروں نے صاف کہہ دیا تھا کہ ہم تو ان نبیوں پر ایمان نہیں لائیں گے۔قوم عاد،قوم،ثمود وغیرہ کے سرداروں نے اسی قسم کا تکبر کیا تھا۔ان کے تکبر نے ان کو ذلت کی گہرائی میں ڈال دیا اور دردناک عذاب کا مستحق بنادیا۔قوم شعیب کے متکبر سرداروں نے یہاں تک کہہ دیا کہ ہم آپ کو اور جو آپ کے ہمراہ ایمان والے ہیں ان کو اپنی بستی سے نکال دیں گے۔

ایک مغرور ومتکبر کا واقعہ

واذا تتلی علیہ اٰیتنا ولی مستکبرا کان لم یسمعھا کان فی اذنیہ وقرا فبشرہ بعذاب الیم (لقمان:۷)

اور جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ شخص تکبر کرتا ہوا منہ موڑ لیتا ہے جیسے اس نے سنا ہی نہیں جیسے اس کے کانوں میں ثقل ہے۔ سو اسکو ایک دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔

مشرکین مکہ میں نظر بن حارث نامی ایک بڑا تاجر تھا اور تجارت کی غرض سے مختلف ملکوں کا سفر کرتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ ملک فارس سے شاہان عجم کے تاریخی قصے خرید لایا اور اہل مکہ سے کہا کہ محمد ﷺ تم کو قوم عاد وثمود وغیرہ کے واقعات سناتے ہیں میں تمھیں ان سے بہتر رستم اور اسفندیار اور دوسرے شاہان فارس کے قصے سناتا ہوں۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ تاجر باہر سے ایک گانے والی لونڈی خرید کر لایا اور اس نے اس کے ذریعہ لوگوں کو قرآن سننے سے روکنے کی یہ صورت نکالی کہ جو لوگ قرآن مجید کی آیتیں سننے کا ارادہ کرتے اپنی اس لونڈی سے انہیں گانہ سنواتا تھا اور جب قرآن مجید کی آیتیں اس کے سامنے پڑھی جاتی تھیں تو وہ شخص تکبر کرتا ہوا منہ موڑ لیتا تھا جیسے اس نے سنا ہی نہیں جیسے کہ بہرا ہے۔ اسی حقیقت کے بارے میں مذکورہ آیت نازل ہوئی اور عذاب کی خبر دی گئی یہ حقیقت ہیکہ جو شخص فخر وغرور کرتا ہے وہ دراصل عذاب الہی کو دعوت دیتا ہے۔

مغرور ومتکبر شخص کا ایک اور واقعہ

وکان لہ ثمر فقال لصاحبہ وھو یحاورہ انا اکثر منک مالا واعز نفرا. (الکھف: ۳۴)

اور اس شخص کے پاس اور بھی تمول کا سامان تھا سو اپنے اس ملاقاتی سے ادھر ادھر کی باتیں کرتے کرتے کہنے لگا کہ میں تجھ سے مال میں بھی زیادہ ہوں اور مجمع بھی میرا زبردست ہے۔

سورۂ کہف میں بڑی تفصیل کے ساتھ دوآدمیوں کا قصہ بیان کیا گیا ہے طوالت کے خوف سے مجملاً لکھا جاتا ہے کہ دوساتھی تھے۔جن میں ایک خداترس اور متواضع تھا اور دوسرا عیش پرست اور مغرور تھا۔اس مغرور نے اللہ کی عطا کردہ دولت ونعمت کو عطیہ الٰہی نہ سمجھا بلکہ اپنی قابلیت کا نتیجہ سمجھ کر اپنے ساتھی سے کہا کہ میری یہ دولت لازوال ہے کوئی اس کو مجھ سے چھین نہیں سکتا اور کسی کے سامنے مجھے حساب دینا نہیں ہے،اللہ تعالیٰ کا یہ دستور ہیکہ وہ مغرور ومتکبر کی گردن کو اپنی قدرت سے اس طرح جھکا دیتے ہیں کہ متکبر کو سزا بھی مل جاتی ہے اور دیکھنے والوں کو عبرت ونصیحت بھی،چنانچہ جس طرح باغ وبہار پر وہ نازاں تھا اللہ تعالیٰ نے آن واحد میں اس کو نیست ونابود کردیا۔یہ سچ ہیکہ جوکوئی اپنی بڑائی میں جینے کا راستہ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ذلت ورسوائی کی منزل تک پہنچا دیتے ہیں۔

قارون کا تکبر اور اسکا انجام

ان قارون من قوم موسی فبغی علیھم وآتینٰہ من الکنوز ماان مفاتحہ لتنوء بالعصبۃ اولی القوۃ اذ قال لہ قومہ لا تفرح ان اللّٰہ لایحب الفرحین (القصص:٧٦)

قارون جو موسیٰ علیہ السلام کی برادری میں سے تھا سو وہ کثرت مال کی وجہ سے ان لوگوں کے مقابلہ میں تکبر کرنے لگا،اور ہم نے اس کو اس قدر خزانے دیئے تھے کہ ان کی کنجیاں کئی کئی زورآور شخصیتوں کو گرانبار کردیتی تھیں جب کہ اس کو اس کی برادری نے کہا کہ تو اِترا مت واقعی اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

قارون سے متعلق یہ بات تو اسی آیت سے معلوم ہورہی ہے کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کی برادری بنی اسرائیل میں سے تھا،حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت کے مطابق وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچازاد بھائی تھا،حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اس کو حضرت یوسف علیہ السلام کا ایک عظیم الشان مدفون خزانہ مل گیا تھا،حاشیہ جلالین میں قارون کے خزانے کی

وسعت یوں مسطور ہے کہ'' قارون کے خزانہ کی کنجیاں ساٹھ (۶۰) خچروں پر لدی ہوئی ہوتیں اور ہر خزانہ کی صرف ایک کنجی ہوتی اور ہر کنجی صرف ایک انگلی کے برابر ہوتی تھی'' قارون نے اس خزانے پر غرور وگھمنڈ کیا تو اس کی برادری کے لوگوں نے کہا کہ تو اِترا مت، تیرا اِترانا رب کائنات کو پسند نہیں، برادری کی اس نصیحت کا جواب قارون نے یوں دیا کہ یہ سب کچھ میری ذاتی ہنرمندی سے مجھ کو ملا ہے اس کی متکبرانہ گفتگو اور مغرورانہ چال نے اس کو زمین میں دھنسا دیا۔ وہ بد بخت لوگ جو مال و دولت، علم و حکمت پر مغرور ہو جاتے ہیں اور فخر و غرور سے اپنی گردنوں کو اونچی کر لیتے ہیں وہ جان لیں کہ وہ قارون کے نقش قدم پر چل رہے ہیں اگر ان بدنصیبوں نے اپنے غرور و گھمنڈ سے توبہ نہیں کی تو پھر انجام ظاہر ہے۔

فرعون کا تکبر اور اس کا انجام

ثم ارسلنا موسیٰ واخاہ ھارون بایتنا وسلطن مبین الی فرعون وملائہ فاستکبروا و کانوا قوما عالین (المومنون:۴۵)

پھر ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کو اپنے احکام اور کھلی دلیلیں دے کر فرعون اور اسکے درباریوں کے پاس بھیجا، سو ان لوگوں نے تکبر کیا اور وہ لوگ تھے ہی متکبر، فرعون، ہامان اور اس کے درباری غرور کی آخری حد تک پہنچ چکے تھے، دنیوی ریاست واقتدار کے نشہ میں مست ان خرد ماغوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے پیغام کی تکذیب کی، چونکہ ان کا دماغ تکبر کی وجہ سے سڑا ہوا تھا تو پیغامِ حق کے جواب میں یہ کہا کہ کیا ہم ایسے دو شخصوں پر جو ہماری طرح کے آدمی ہیں ایمان لے آویں حالانکہ ان کی قوم کے لوگ ہمارے زیرِ حکم ہیں، ان ملعون و مبغوض متکبرین کو ان کے تکبر نے دریا میں غرق کر دیا۔ سچ ہے کہ متکبر کو اس کے تکبر کی سزا بہت جلد ملجاتی ہے۔

اہل کتاب کی گمراہی کا اصل سبب ان کا تکبر ہے

ان الـدیـن عـنـدالله الاسلام وما اختلف الذین اوتوا الکتاب الا من بعد ماجاء هم العلم بغیا بینهم . الخ (اٰل عمران : ۱۹)

بلاشبہ دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہے، اور اہل کتاب نے جو اختلاف کیا تو ایسی حالت کے بعد کہ ان کو دلیل پہنچ چکی تھی محض ایک دوسرے سے بڑھنے کے سبب تھا۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ یہود و نصاریٰ اس حقیقت سے صدفی صد واقف ہیں کہ دین اسلام ایک آفاقی مذہب ہے، اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے برحق پیغمبر ہیں مگر اس کے باوجود ان دونوں فرقوں نے دینِ اسلام کو باطل کہہ کر اختلاف کیا اور اپنی خواہشات کا الگ دین تجویز کرلیا، ان کا اس طرح اختلاف کرنا محض اس وجہ سے تھا کہ انہوں نے اپنے دلوں میں غرور و گھمنڈ کا بیج بو لیا تھا۔ یہ آیت اس بات کا سبق دے رہی ہے کہ تکبر وہ منحوس خصلت و عادت ہے جو متکبر کو دین حق قبول کرنے سے روکتی ہے۔

نمرود کا تکبر اور اس کا انجام

اذقال ابراهیم ربی الذی یحی ویمیت قال انااحی وامیت. الخ (البقرہ:۲۵۸)

نمرود ایک مغرور و جابر بادشاہ تھا، وہ سب سے پہلا بادشاہ ہے جس نے اپنے سر پر تاج شاہی رکھا، حکومت واقتدار کے نشہ میں اس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ آیت بالا میں اس کی مغرورانہ گفتگو کا ذکر کیا گیا ہے جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس نے یہ مباحثہ کیا تھا کہ تیرا وہ رب کون ہے جس کی طرف تو ہم کو بلاتا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میرا پروردگار ایسا ہے کہ وہ جلاتا ہے اور مارتا ہے نمرود کہنے لگا میں بھی جلاتا ہوں اور مارتا ہوں، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو لاجواب اور مبہوت کرنیکے لئے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سورج کو مشرق سے نکالتا ہے تو مغرب سے نکال دے، اس مطالبہ پر وہ متحیر رہ گیا اور اس کے غرور اور گھمنڈ کا نشہ کافور ہوگیا۔ یہ حقیقت ہے کہ ہر گناہ کی سزا میں دیر ہوتی ہے مگر تکبر کی سزا آناً فاناً وجود میں آتی ہے کہ متکبر ذلیل اور مقہور ہو جاتا ہے۔

کبریائی اور بڑائی صرف اللہ ہی کے لئے ہے

اللہ کے بندوں کے ساتھ گھمنڈ اور بڑائی کرنا اس کی عادت ہو تو وہ دراصل اپنی حقیقت کو فراموش کر کے اللہ کا حریف بن رہا ہے اور یہ ایسا سنگین جرم ہے کہ اپنی اس عادتِ قبیحہ وخصلتِ مذمومہ کی وجہ سے رسول رحمت ﷺ کے اِرشاد کے مطابق جنت جیسی نعمت سے محروم رہے گا۔ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے شیخ سعدیؒ کو نصیحت کے دو موتی عطا کئے۔

یکے آں کہ بر غیر بدبیں مباش
دوم آں کہ بر خویش خوشبیں مباش

ایک نصیحت یہ کہ دوسروں کو بری نظر سے مت دیکھ دوسری نصیحت یہ کہ اپنے آپ کو اچھا مت سمجھ۔

تکبر اللہ کی چادر ہے

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ یقول الله تعالیٰ الکبریاء ردائی والعظمة ازاری فمن نازعنی واحدا منهما قذفته فی النار. (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میری تہبند ہے جس نے ان میں سے کسی کو مجھ سے چھیننے کی کوشش کی میں اسے دوزخ میں پھینک دوں گا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ بڑائی و کبریائی تو اسی کے لائق ہے جو بے مثال، بے نیاز، منعم ومحسن، رحمان ورحیم، غفور ودود، غفار وستار، علیم وحلیم، غالب و مالک ہے۔ بندے کے پاس اس کی اپنی چیز ہے ہی کیا کہ وہ گھمنڈ کرے، اس حدیث قدسی سے یہ بات آشکارا ہو جاتی ہیکہ اللہ کے کسی بندے کو یہ حق نہیں کہ اس چادر کو چھیننے کی کوشش کرے۔ عجب وتکبر کی اس بری عادت کا شکار بڑے بڑے امراء، زعما، رؤساء اور حکام نیز بڑے بڑے تاجر اور جوانی کے نشہ میں چور لوگ ہوتے ہیں۔ جب انہیں کوئی دولت یا وجاہت ہاتھ آجاتی ہے تو ان کی

پیشانی پر بل پڑ جاتے ہیں، انکے اکڑفوں طیش اور گھمنڈ کی بلندی یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ جب انہیں کوئی سلام کرتا ہے تو وہ جواب تک نہیں دیتے، جب کوئی ان کے گھر جا کر ملتا ہے تو ان کے چہرے پر بشاشت اور تازگی کے بجائے تندخوئی اور بدمزاجی غالب رہتی ہے۔

ظالم اور مغرور دوزخ میں ہونگے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، دوزخ اور جنت کا مناظرہ ہوا، دوزخ نے کہا میرے اندر بڑے بڑے ظالم اور مغرور لوگ داخل ہونگے جنت نے کہا میرے اندر کمزور اور مسکین لوگ داخل ہونگے اللہ تعالیٰ نے جنت سے کہا کہ تو میری رحمت ہے، جس بندہ پر میں رحم کرنا چاہوں گا تیرے ذریعہ رحم کروں گا، اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے جسے میں عذاب دینا چاہوں گا تیرے ذریعہ عذاب دوں گا، مگر تم میں سے ہر ایک کا بھرنا مجھ پر ضروری ہے۔ (مسلم)

کیا متکبر اور مغرور جنت میں داخل ہوگا

عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ قال لا يدخل الجنة من كان فى قلبه مثقال ذرة من كبر. الخ (مسلم وبخاری)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا جنت میں ایسا کوئی شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا۔

ایک شخص نے کہا آدمی یہ چاہتا ہیکہ اس کا کپڑا اچھا رہے اس کا جوتا اچھا رہے تو کیا یہ تکبر ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا نہیں یہ تو حسن وجمال ہے اور اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے اور تکبر تو حق کو دبانا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے، اس حدیث سے ایک بات یہ معلوم ہوتی ہیکہ متکبر اور مغرور کا جنت میں کوئی حصہ نہیں، دوسری بات یہ کہ کسی کا پاک صاف رہنا اور عمدہ لباس جائز حدود میں رہتے ہوئے پہننا مذموم نہیں ہے بلکہ محمود ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ صاحب جمال ہیں وہ جمال ہی کو پسند کرتے ہیں، تیسری بات یہ مفہوم ہوتی ہیکہ تکبر

کہتے ہیں اس حقیت کو کہ کوئی اللہ کی بندگی اور عبادت سے سرکشی اختیار کرے اور لوگوں کو حقیر نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اپنے کو بلند واعلی ورافع تصور کرے

وہ تین آدمی جن سے روز قیامت اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرماتے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ روز قیامت میں نہ ان سے کلام فرمائیں گے اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کریں گے (۱) بوڑھا زانی (۲) جھوٹا فرماں بردار (۳) نادار وغریب متکبر۔ ایک روایت میں ہیکہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر بھی نہیں فرمائیں گے اور انہیں دردناک عذاب ہوگا۔ مسلم مالدار کا تکبر کرنا یقیناً برا ہے لیکن نادار اور مفلس کا تکبر کرنا اس سے زیادہ برا ہے اس لئے کہ مالدار مال کی وجہ سے تکبر کر رہا ہے لیکن فقیر کے تکبر کی وجہ یہ ہیکہ اس کی طبیعت میں گندگی اور بے خوفی ہے۔

تکبر اور تواضع کے لازمی نتائج

عن عمرؓ قال وھو علی المنبر یا یھاالناس توا ضعوا للہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: من توا ضع للہ رفعہ اللہ فھو فی نفسہ صغیر وفی اعین الناس عظیم ومن تکبر وضعہ اللہ فھوفی اعین الناس صغیرو فی نفسہ کبیر حتی لھو اھون علیھم من کلب او خنزیر "(شعب الایمان للبیھقی)

حضرت عمرؓ نے ایک خطبہ میں بر سر منبر فرمایا لوگو! فروتنی اور خاکساری اختیار کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جس نے اللہ کیلئے خاکساری رویہ اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اپنے خیال اور اپنی نگاہ میں تو چھوٹا ہوگا لیکن عام بندگان خدا کی نگاہوں میں اونچا ہوگا اور جو کوئی تکبر اور بڑائی کا رویہ اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو نیچے گرادے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ عام لوگوں کی نگاہوں

میں ذلیل وحقیر ہو جائے گا، اگر چیکہ خود اپنے خیال میں بڑا ہوگا لیکن دوسروں کی نظر میں وہ کتوں اور خنزیروں کے مانند ذلیل اور بے وقعت ہو جائے گا۔ جولوگ باعزت بننے کومقصود بنا کر راہ تکبر اختیار کرتے ہیں وہ اس حدیث کو بار بار غور وفکر کی نگاہوں سے دیکھیں تا کہ انہیں یہ معلوم ہو جائیکہ انکا تکبر انہیں ذلت کے گڑھوں میں گرا دے گا۔

غرور،تکبر اور اکھڑ پن دوزخیوں کے اوصاف

عن حارثةؓ بن وهب قال قال رسول الله ﷺ الااخبركم با هل الجنة كل ضعيف متضعف لو اقسم على الله لا بره الااخبر كم باهل النار كل عتل جوا ظ مستكبر . (بخارى و مسلم)

حضرت حارثہ بن وہبؓ سے روایت ہیکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ جنتی کون ہے؟ ہر وہ شخص جو معاملہ اور برتاو میں اکھڑ اور سخت نہ ہو بلکہ عاجزوں کمزوروں کا سا اس کا رویہ ہو اور اس لئے لوگ اس کو کمزور سمجھتے ہیں اور اللہ کے ساتھ اس کا تعلق ایسا ہو کہ اگر وہ اللہ پر قسم کھالے تو اللہ اس کی قسم کو پوری کر دکھائے۔اور کیا میں تم کو بتادوں کہ دوزخی کون ہے؟ وہ اکھڑ بدخو اور مغرور شخص۔

یہ حدیث تشریح طلب ہے تاہم اس حدیث کا آخری جملہ ہمارے موضوع سے متعلق ہے اس لئے صرف ہم اسی پر مختصر تحریر کرتے ہیں حضور ﷺ نے سوال فرمایا کیا میں بتادوں کہ دوزخی کون ہیں؟ پھر جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ہر اکھڑ بدخو بری خصلت والا اور مغرور شخص اس جملے سے حضور ﷺ نے دوزخیوں کے اوصاف کو واضح فرما دیا کہ جولوگ دنیا میں اکھڑ پن کا شکار ہیں، بری خصلتوں میں مدہوش ہیں اور غرور میں مست ہیں یہی دوزخی ہیں۔

ہم تواضع اور خاکساری کس سے سیکھیں؟

عصر حاضر میں غرور و گھمنڈ کے نقشے، نخوت و تکبر کے مناظر، ناز و اکڑ کے تماشے بکثرت دیکھنے کو ملتے ہیں، اس ماحول نے سب کے اندر اپنا اثر چھوڑا ہے، ایسے ناگفتہ بہ ماحول میں خاکساری اور فروتنی کو ہم نبی کریم ﷺ کی سیرت، آپ کے صحابہؓ کی زندگیوں کا مطالعہ کرتے ہوئے سیکھ سکتے ہیں، ایک حدیث سے حضور ﷺ کی عاجزی وانکساری کا خاکہ ہمارے ذہن میں آسکتا ہے، حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ بہ نفس نفیس جانوروں کو چارا ڈالتے تھے، اونٹ کو باندھتے تھے، گھر میں صفائی کرتے تھے، بکری کا دودھ نکالتے تھے، جوتے خود سیتے اور کپڑوں کو پیوند لگاتے، خادم کے ساتھ کھانا کھاتے، چکی پیسنے میں جب خادم تھک جاتا تو اس کی مدد فرماتے بازار سے سودا سلف لنگی (تہبند) میں باندھکر لاتے، فقیر ہو یا مالدار چھوٹا ہو یا بڑا اسلام کرنے میں آپ سبقت فرماتے، مصافحہ فرماتے دین کے معاملات میں غلام وآزاد اور چھوٹے بڑے میں فرق نہ فرماتے، رات اور دن کا ایک ہی لباس ہوتا، خاکسار یا پریشان حال آپ کی دعوت کرتا تو آپ دعوت قبول فرمالیتے اور جو کچھ کھانا آپکے سامنے پیش کیا جاتا خواہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہوتا آپ اس پر حقارت کی نظر نہ ڈالتے، رات کا کھانا (بچاکر) صبح کے لئے نہیں رکھتے تھے آپ ہمیشہ نیک خو کریم الطبع شگفتہ اور متبسم رہا کرتے تھے غم کی حالت میں کبھی چیں بجبیں نہ ہوتے، (الخ) جو شخص یہ چاہے کہ خاکساری کی سعادت سے سرفراز ہو وہ آپ کی اقتداء کرنے میں دریغ نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تکبر سے کنارہ کشی اختیار کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)۔

تکبر کا آسان علاج

قرآن مجید، احادیث، اقوال وغیرہ سے جب تکبر کی حقیقت سامنے آگئی اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ یہ ایک ایسا روحانی مرض ہے کہ اس کے علاج کے بغیر روح کو حقیقی زندگی میسر نہیں ہوسکتی، ہمارا دن رات کا یہ مشاہدہ ہے کہ جب جسمانی مرض کسی کو لاحق ہوجاتا ہے تو فوراً ڈاکٹر یا حکیم سے علاج کرایا جاتا ہے تاکہ وہ مرض زائل ہوجائے، ڈاکٹر یا حکیم کے

مشورے کے مطابق دوا بھی کھائی جاتی ہے اور پرہیز بھی پابندی سے کیا جاتا ہے، جس طرح جسم مرض میں مبتلا ہوجاتا ہے روح بھی امراض کا شکار ہوجاتی ہے، فرق یہ ہے کہ روحانی امراض کی نوعیت اور ان کا طریقۂ علاج دوسری شکل وصورت میں ہوتا ہے، انہی روحانی امراض کے علاج کیلئے اہل اللہ نے خانقاہی نظام جاری فرمایا، جہاں حرص، عجب، غصہ، کینہ، بغض، جھوٹ، خیانت، حق تلفی، زہریلے افکار، تباہ کن خیالات، مسموم نظریات، اخلاقی پستی وسرکشی، نافرمانی وطغیانی اور غرور وتکبر جیسے مہلک بیماریوں کا حکیمانہ انداز میں حیرت انگیز علاج کیا جاتا ہے، ان امراض میں آخر الذکر مرض یعنی غرور وتکبر کے علاج کے سلسلے میں بزرگان دین نے اپنے انمول تجربوں کی بنیاد پر بہت سے طریقے بتائے ہیں، تاہم حجۃ الاسلام امام محمد غزالیؒ نے تکبر کے علاج کا جو طریقہ بیان کیا ہے اس کو نقل کیا جاتا ہے، علاج کے بیان سے قبل امام غزالیؒ نے تاکیداً یہ بات لکھی ہے تکبر ایک ایسا مرض ہے جو انسان کو بہشت سے محروم کردیتا ہے اور اس سے آدمی کی سعادت کا راستہ بند ہوجاتا ہے ایسے مہلک مرض کا علاج فرض عین ہے تکبر کے علاج کے دو طریقے ہیں علمی اور عملی، علمی علاج یہ ہے کہ متکبر اللہ تعالیٰ کو پہچانے تاکہ اس کو معلوم ہو کہ بزرگی اور عظمت صرف اسی کے لائق ہے اور اس کے بعد خود کو پہچانے تاکہ اس پر ظاہر ہوجائے کہ اس سے زیادہ ذلیل وخوار اور کمینہ کوئی دوسرا نہیں، یہ احساس اس بیماری کی جڑ کو باطن سے نکال باہر کرے گا۔ اور آدمی جب اپنی پیدائش کے آغاز پر غور کرے گا کہ میں ایک ناپاک نطفہ سے پیدا ہوا ہوں اور اسی کے ساتھ اپنی آخرت پر بھی غور کرے گا کہ مجھے قبر کے گڑھے میں اندھیری اور تنہائی کے ماحول میں رہنا ہے اور میرے حقیقی مولیٰ کے سامنے مجھے کھڑے ہونا ہے تو غرور کا سارا نشہ اتر جائے گا، تکبر کا عملی علاج یہ ہیکہ ہر حالت میں سارے افعال واقوال میں تواضع اختیار کرے، چنانچہ حضور ﷺ زمین پر تشریف فرما ہوکر کھانا تناول فرماتے تھے اور تکیہ استعمال نہیں فرماتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ میں بندہ ہوں میں اسی طرح کھاؤں گا جس طرح بندے کھاتے ہیں۔ نماز کے اندر کئی اسرار ہیں ان میں ایک اہم راز یہی ہے کہ آدمی رکوع اور سجدہ میں اپنی ہستی

کو مٹا کر عاجزی اور خاکساری کا اظہار کرے حج کے موقع پر مالدار وغریب امیر وفقیر سب کے سب ایک ہی لباس میں ملبوس ہوتے ہیں اور ایک ہی انداز میں مناسک حج ادا کرتے ہیں یہی عمل اس بات کا بین ثبوت ہے کہ اسلام کی تعلیمات یہی ہے کہ آدمی متواضع بنکر زندگی گزارے۔

خود پسندی

خود پسندی تکبر ہی کی ایک شکل ہے کہ مغرور اور متکبر اپنی ہر چیز کو اچھی سمجھتا ہے، آدمی کا اپنے آپ کو گناہ گار اور بہت برا سمجھنا اس کے نیک ہونے کی علامت ہے، اور اس کے برعکس آدمی اپنے آپ کو نیک سمجھنا اس کے بُرے ہونے کی علامت ہے، اپنی شکل وصورت، خدام ورفقاء، عہدہ وجائداد شان وشوکت، مال ودولت کی کثرت کو دیکھ کر اپنے آپ کو بہتر سمجھنا یقیناً اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے، فقیہ ابواللیث سمرقندی نے اپنی کتاب تنبیہ الغافلین میں ایک بزرگ کی خود پسندی کا واقعہ یوں لکھا ہے کہ ایک بزرگ کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ دھوپ میں چلتے تو بادل سایہ کر لیتا تھا، ایک روز وہ کہیں جارہے تھے اور بادل ان پر سایہ فگن تھا ایک شخص ان کے ساتھ چلنے لگا بزرگ کو احساس ہوا کہ میرا مقام اتنا بلند ہے کہ میرے سایہ سے یہ شخص فائدہ اٹھا رہا ہے ایک جگہ پہنچ کر جب دونوں علٰحدہ ہوئے تو یہ بادل بزرگ کو چھوڑ کر اس دوسرے شخص کے ساتھ ہوگیا۔

اس واقعہ سے سبق ملتا ہے کہ تکبر اور خود پسندی کی سزا نقد ملتی ہے، حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی کیفیت یہ تھی کہ تقریر کرتے کرتے عجب اور خود پسندی کا ذرا بھی خطرہ محسوس کرتے تو اسی وقت تقریر کرنا بند کر دیتے، لکھتے لکھتے محسوس کرتے تو اس کو پھاڑ دیتے اور فرماتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ نَّفۡسِیۡ اے اللہ میں اپنے نفس سے تیری پناہ چاہتا ہوں، جب یہ معلوم ہوگیا کہ عجب وخود پسندی بہت بری خصلت ہے جو انسان کو ذلت ورسوائی کا چہرہ دکھاتی ہے تو اس سے بچنے کی تدبیر اختیار کرنا چاہئے اور ایسی راہیں منتخب کرنا چاہئے جس سے خود بینی وخود پسندی کا یہ مرض معدوم ہوجائے۔

تکبر کی بعض علامتیں

یوں تو تکبر دل میں اپنے کو بڑا اور دوسرے کو چھوٹا سمجھنے کا نام ہے مگر تکبر کی کچھ ظاہری علامتیں بھی ہیں جن سے عموماً آدمی کا مغرور اور اکڑفوں ہونا سمجھ میں آتا ہے۔

ذیل میں چند علامات مندرج ہیں تا کہ رہنمائی ہو جائے۔(۱) جب تک کوئی ہمراہی نہ ہو کہیں جانا نہ چاہئے بلکہ کسی نہ کسی کے ہمراہ جانا ضروری سمجھنا۔(۲) لوگوں کا دست بستہ سامنے کھڑے ہونے کو پسند کرنا۔(۳) تکبر کے باعث کسی سے ملنے نہ جانا اور اگر کوئی ملنے آئے تو بے رخی کا معاملہ کرنا۔(۴) کسی درویش کے قریب بیٹھنے کو معیوب سمجھنا۔(۵) گھر کا کام کاج اپنے ہاتھ سے کرنا گھر کا سودا سلف خود اٹھا کر لانے کو گھٹیا کام سمجھنا۔(۶) جب تک لباس فاخرہ پہنے گھر سے باہر نہ نکلنا۔(۷) سلام میں سبقت نہ کرنا اور اگر کوئی سلام کرے تو اسکا جواب ازراہ تکبر قاعدہ کے خلاف گردن ہلا دینا۔

تکبر کے اسباب

اپنے آپ کو دوسروں سے بلند تر سمجھنے کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے بغیر سبب اور علت کے کوئی بڑا نہیں سمجھتا۔تکبر کے اسباب تو مختلف و متعدد ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) تکبر کا پہلا سبب علم ہے، نادان زیور علم سے آراستہ ہو کر اپنے آپ کو بالکل بے عیب و باکمال اور دوسروں کو بے حیثیت سمجھتا ہے۔

(۲) تکبر کا دوسرا سبب زہد و عبادت ہے، کم عقل زاہد اور عابد اپنی عبادت پر مغرور ہوتا ہے حالانکہ اس کا تکبر اس کی عبادت کو برباد کر دے گا۔

(۳) تکبر کا تیسرا سبب نسب و خاندان ہے، شریف النسل متقی اپنے نسب پر مغرور نہیں ہوا کرتا مگر ناواقف بے عمل ہونے کے باوجود اپنے سید ہونے یا خواجہ زادے ہونے پر غرور کرتا ہے حالانکہ خاندان اور قبیلہ کا وجود تعارف کیلئے ہے نہ کے تفاخر کیلئے، معزز و مکرم تو اللہ کے نزدیک اہل تقویٰ ہیں۔

(۴) تکبر کا چوتھا سبب حسن و جمال ہے، وہ حسن بھی کیا حسن ہے جو مسلسل چندروز مرض سے زائل ہو جائے، نا اہل اپنے حسن و جمال پر نازاں رہتا ہے اور اپنی قد و قامت پر مغرور ہوتا ہے، یہ مرض بہ نسبت مردوں کے عورتوں میں زیادہ ہوتا ہے، یہ دعوی دلیل کا محتاج نہیں صرف مشاہدے کافی ہیں۔

(۵) تکبر کا پانچواں سبب مال ودولت ہے، جاہل اپنی جہالت کی وجہ سے اپنے مال ودولت پر مغرور ہوتا ہے اور نادار و مفلس کو حقیر جانتا ہے دولت کے نشہ میں وہ اس حقیقت کو فراموش کر دیتا ہے کہ آج جو دولت اس کے قبضہ میں ہے کل کسی اور کے قبضے میں چلی جاسکتی ہے، یحیی بن معاذ نے ایک آدمی کے بارے میں سنا کہ وہ مال کا آرزومند ہے آپ نے اس سے دریافت کیا تو مال کو کیا کریگا اس نے کہا مساکین کو دوں گا آپ نے فرمایا مفلسوں کا بوجھ تو خدا ہی پر رہنے دے تا کہ تو ان کو اچھا سمجھتا رہے ورنہ جب ان کا بوجھ تجھ پر ہوگا تو تو انہیں برا جاننے لگے گا اور وہ تجھے بھاری معلوم ہونے لگیں گے۔

(۶) تکبر کا چھٹا سبب قوت وطاقت ہے، ناعاقبت اندیش اپنی عاقبت سے ناواقف ہونے کی وجہ سے موجودہ قوت وطاقت پر غرور کرتا ہے اور دوسروں کو ان کی جسمانی کمزوری کی وجہ سے حقیر خیال کرتا ہے حالانکہ اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو منٹوں میں اسکی قوت کو کمزوری سے بدل دیں۔

بہر حال اللہ کی جتنی نعمتیں ہیں ان تمام نعمتوں کی وجہ سے آدمی تکبر کا شکار ہوتا ہے مگر اللہ کے وہ بندے جن کے دل میں اللہ کی طاقت وقدرت کے ساتھ ساتھ اپنی محتاجی اور بے بسی کا احساس ہے وہ اللہ کی ہر نعمت پر شکر کرتے ہیں غرور وفخر نہیں کرتے۔

تکبر انبیاء کرام علیہم السلام کی نگاہوں میں

(۱) حلال اشیاء میں سے جو چاہو کھاؤ اور پہنو لیکن اس میں دو چیزیں نہ ہوں۔ اسراف اور تکبر (حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ)۔

(۲) انفعال گناہ عبادت کے غور سے بدرجہا بہتر ہے یعنی عبادت کر کے گھمنڈ کرنے والے سے وہ شخص بہتر ہے جو ایک گناہ سے کنارہ کشی اختیار کرلے۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام)

(۳) اکثر چراغ کو ہوا گل کرتی ہے اور بہت سی عبادات کو تکبر خراب کرتا ہے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام)

(۴) تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں بخل، شدید اتباع، خود پسندی (حضرت محمد ﷺ)

(۵) اگر وہ لوگ تم میں ایسی صفت بیان کریں جو تم میں نہ ہو تو مغرور مت ہو کیونکہ جاہلوں کے کہنے سے ٹھیکری سونا نہیں بنتی۔ (حضرت لقمان حکیم علیہ السلام)

تکبر صحابۂ عظام کی نگاہوں میں

(۱) شریف آدمی دولت علم پا کر متواضع ہو جاتا ہے لیکن کمینہ علم حاصل کر کے متکبر ہو جاتا ہے (حضرت ابوبکرؓ) (۲) اپنے اندر کوئی غرور پاتا ہے تو یہ دراصل اس کے احساس کمتری کیوجہ سے ہوتا ہے (حضرت عمرؓ) (۳) نیکی پر غرور کرنا نیکی کا اجر ضائع کرتا ہے (حضرت علیؓ) (۴) سرداری سچائی میں، فخر فقیری میں، سربلندی عجز میں، اور نسبت پرہیزگاری میں ہے، (حضرت اویس قرنیؓ) (۵) اپنے آپ کو ایسا بناؤ کہ اللہ کے نزدیک سب سے بہتر ہو، نفس کے نزدیک سب سے بدتر، اور مخلوق کے نزدیک سب سے برتر، (حضرت علیؓ) (۶) پاکدامنی فقیری کی زینت ہے، شکر نعمت کی زینت ہے، صبر بلا کی زینت ہے، وقار علم کی زینت ہے، احسان نہ جتانا احسان کی زینت ہے، خشوع وخضوع نماز کی زینت ہے، عاجزی طالب علم کی زینت ہے، کثرت گریہ (زیادہ رونا) صفت خوف کی زینت ہے، (سیدنا ابوبکر صدیقؓ) (۷) اہل تقویٰ کی پانچ علامات ہیں، جس شخص سے اپنے دین کی صلاح وابستہ

ہواس کے علاوہ کسی کی صحبت نہ رکھتا ہو، زبان اور شرمگاہ پر کنٹرول رکھتا ہو، اگر زیادہ دنیا مل جائے تو اسے خطرہ سمجھتا ہو اور اسکے برخلاف تھوڑا بھی دین مل جائے تو غنیمت جانتا ہو، اپنے پیٹ کو حلال سے زیادہ بھرتا ہو مارے خوف کے کہ کہیں حرام نہ ملا ہوا ہو، سارے انسانوں کو نجات یافتہ اور اپنے کو ہلاک ہو جانے والا سمجھتا ہو (حضرت عثمان غنیؓ) (۸) سات چیزیں جو عقل مند کو اختیار کرنا ضروری ہے، فقر کو دولتمندی کے مقابلہ میں پسند کرنا، ذلت کو عزت کے مقابلہ میں، تواضع کو تکبر کے مقابلہ میں، بھوک کو شکم سیری کے مقابلہ میں، غم کو خوشی کے مقابلہ میں، پستی کو بلندی کے مقابلے میں، موت کو زندگی کے مقابلہ میں (حضرت ابن عباسؓ) (۹) دس چیزوں کے بغیر دس چیزیں صحیح نہیں ہیں، عقل بغیر تقوی کے، بزرگی بغیر علم کے، چھٹکارا بغیر خشیت و خوف الٰہی کے، سلطنت بغیر انصاف کے، شرافت بغیر ادب کے، خوشی بغیر امن کے، مالداری بغیر سخاوت کے، فقر و فاقہ بغیر قناعت کے، بلندیء شان بغیر تواضع کے، جہاد بغیر تیاری کے (حضرت عمر فاروقؓ) (۱۰) زمین کے دس اعلانات، تو میری پیٹھ پر چل رہا ہے مگر تیرا ٹھکانہ میرا پیٹ ہے، تو گناہ میری پیٹھ پر کر رہا ہے مگر تجھے عذاب میرے پیٹ میں ہوگا، تو میری پیٹھ پر خوب ہنس رہا ہے مگر میرے پیٹ میں آ کر رونا ہے، میری پیٹھ پر خوشیاں منا رہا ہے میرے پیٹ میں غمگین رہے گا، مال میری پیٹھ پر شوق سے جمع کر رہا ہے مگر میرے پیٹ میں ندامت و شرمندگی اٹھائے گا، میری پیٹھ پر تو حرام خوری کر رہا ہے مگر میرے پیٹ میں خود تجھے کیڑے کھائیں گے، میری پیٹھ پر تو اکڑ رہا ہے مگر میرے پیٹ میں رسوا ہوگا، میری پیٹھ میں بڑے سرور سے پل رہا ہے ایک دن مغموم ہو کر میرے پیٹ میں آ گرے گا، میری پیٹھ پر روشنی میں چل رہا ہے مگر میرے پیٹ میں اندھیرے میں رہنا ہوگا، اب مجمعوں میں رہتا ہے مگر میرے پیٹ میں اکیلا رہنا ہوگا۔ (حضرت انسؓ)

تکبر اولیاء امت و بزرگان دین کی نظروں میں

(۱) اترانے اور غصہ کرنیوالے کا شمار اہل علم میں نہیں (حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ) (۲) دوستی کی علامت تین اشیاء ہیں (۱) دریا کے مانند سخاوت (۲) سورج کے مانند شفقت (۳) زمین کی سی تواضع (حضرت بایزید بسطامیؒ) (۳) جو اپنے آپ کو دوسروں پر فضیلت دے وہ متکبر ہے (حضرت سفیان ثوریؒ) (۵) غرور حرص اور خود پسندی کی حالتوں میں خدا سے ڈرو (حضرت حاتم اصمؒ) (۵) دولتمندوں کی تواضع درویشوں کے ساتھ دیانت ہے اور دولتمندوں کے ساتھ درویشوں کی تواضع خیانت ہے (حضرت ابوبکرؓ) (۶) نرم خو اور متواضع کیلئے جہنم حرام ہے (حضرت مجدد الف ثانیؒ) (۷) قلب کی خباثت کو ظاہر کرنے والی تین چیزیں ہیں، حسد، ریا، عجب، (حضرت امام غزالیؒ) (۸) شمع بننے کے دعوی سے پروانہ بن جانا زندہ باعث افتخار ہے (مولانا جلال الدین رومیؒ) (۹) تکبر کرنے والا سر کے بل گرتا ہے (شیخ سعدیؒ) (۱۰) اے بھائی چونکہ انجام کار خاک ہونا ہے اس لئے مٹی ہونے سے پہلے مٹی ہو جا (شیخ سعدیؒ) (۱۱) اپنی زبان سے اپنی تعریف کرنا گویا اپنے متعلق لوگوں کی رائے کو خراب کرنا ہے (ہارون رشید) (۱۲) آدمی کا اپنے آپ کو لوگوں سے ممتاز دیکھنے سے بڑھ کر شیطان کا کوئی فریب نہیں، کیونکہ جب وہ اس حالت میں مرتا ہے تو گویا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں مرا (محمد بن سیرینؒ) (۱۳) وہ گھڑی جس میں انسان اپنے کو ذلیل خیال کرے ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے (وھب بن منبہؒ) (۱۴) اگر میں تمام رات سوؤں اور صبح کو اپنے سونے پر نادم ہو جاؤں تو یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں رات بھر قیام کروں اور صبح کو سونے والوں پر اپنے کو فضیلت دوں (مطرف بن عبداللہؒ) (۱۵) وہ گناہ جس میں اللہ تعالیٰ سے معافی کی ضرورت پڑے اس نیکی سے اچھا ہے جس میں لوگوں پر فخر

کرے (یکے از اولیاء اللہؒ) (۱۶) جتنے گناہ ہیں ان کی سزا میں تاخیر ہو جاتی ہے مگر تکبر ایسا گناہ ہے کہ متکبر کو فوراً سزا مل جاتی ہے کیونکہ متکبر فوراً مخلوق کی نظر میں گر جاتا ہے (امام ابو حنیفہؒ) (۱۷) حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش کا سبب خواہش نفس ہے اور شیطان کی نافرمانی کی وجہ تکبر ہے پس جس شخص کا گناہ بوجہ تکبر ہوگا اسکی مغفرت کی امید نہیں ہے اور جس شخص کا گناہ محض شہوت نفس کیوجہ سے ہوگا اس کی معافی کی امید ہے (سفیان ثوریؒ) (۱۸) تین عادتوں کو تین عادتوں سے تبدیل کرلو تاکہ مومنین کاملین میں شامل ہو جاؤ (۱) تکبر کو تواضع سے (۲) حرص کو قناعت سے (۳) حسد کو خیر خواہی سے (حضرت مالک بن دینارؒ) (۱۹) تکبر مالداروں کا بھی برا ہے مگر غریب کا تکبر کرنا زیادہ برا ہے (یکے از حکماء) (۲۰) جس نے چار چیزوں کو چار موقعوں کے لئے موقوف کر دیا وہ جنتی ہے، نیند کو قبر میں جانے تک، فخر کو اعمال تلنے تک، راحت و آرام کو پل صراط سے گزر جانے تک، شہوانی تقاضوں کو دخول جنت تک (حضرت حاتم اصمؒ) (۲۱) علم عمل کا رہبر، فہم علم کا محافظ ہے، عقل خیر کی طرف لے جانے والی ہے، خواہشات گناہوں کی سواری ہے، مال متکبرین کی چادر ہے، دنیا آخرت کا بازار ہے (یحییٰ بن معاذ) (۲۲) جو شخص اپنے بڑے علماء اور صلحاء پر نظر نہیں رکھتا وہ عجب سے بچ نہیں سکتا (یکے از علماء) (۲۳) دس لوگوں کی عادتیں اللہ تعالی کو بہت ناپسندیدہ ہیں، مالداروں کا بخل، فقیروں کا تکبر، عالموں کا لالچ، عورتوں کی بے حیائی، بوڑھوں کی دنیاداری، جوانوں کی کاہلی، بادشاہ کا ظلم، غازیوں کی بزدلی، زاہدوں کا تکبر، عابدوں کی ریاکاری (یکے از حکماء) (۲۴) ہم نے ایسے لوگ دیکھے ہیں جن کے عمل پہاڑ جیسے تھے مگر پھر بھی وہ لوگ مغرور نہ تھے اور تم ایسے ہو کہ تمہارے عمل بھی نہیں مگر پھر بھی تم مغرور ہو، اور ہمارے اقوال تو زاہدوں جیسے ہیں اور اعمال منافقوں جیسے (بشر حافیؒ) (۲۵) حکیم الامت

تھانویؒ فرماتے ہیں: اشرف علی تمام مسلمانوں سے ارزل ہے، سارے مسلمانوں سے کم تر ہے، فی الحال یعنی اس حالت میں بھی سب مسلمان مجھ سے اچھے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو تواضع کی ایسی عمدہ خصلت اختیار کرنے کی توفیق بخشے۔

تکبر دانشوروں اور مفکروں کی نظر میں

(۱) وہ شخص جو تمہارے عیبوں سے تمہیں آگاہ کرے اس سے بہتر ہے جو تمہیں خوشامد کر کے مغرور بنادے (فیثا غورث) (۲) خود ستائی پسندیدہ مگر مذموم ترین کام ہے (فیثا غورث) (۳) جو اپنے کو دوسروں سے کمتر سمجھے وہ بہت بڑا عارف ہے (اقلیدس) (۴) اے جاہل نادان! اپنے نسب پر غرور نہ کر اس کے نتائج بہت برے ہیں (بابا گرونانک) (۵) جو گناہ کر کے اترائے اسے شیطان سمجھو (بابا گرونانک) (۶) عورت میں گھمنڈ حسن کی وجہ سے ہوتا ہے (ولیم شیکسپیر) (۷) بڑا بننے کے واسطے پہلے چھوٹا بنو کیونکہ بڑی بڑی عمارتوں کی نبیاد چھوٹی چھوٹی اینٹوں سے بنی ہوئی ہے (راجر بیکن) (۸) غرور مت کرو کیونکہ غرور کے برابر کوئی نفسانیت ایسی نہیں جس کی اصلاح دشوار ہو (بنجمن فرینکلن)۔

احتساب خویش

جب ہم کسی محفل کی رونق اور حاضرین کی نگاہوں کا مرکز بن جائیں تو دل کی دنیا میں اپنی نگاہ دوڑائیں کہ کہیں شیطان یہ درس تو نہیں دے رہا ہے کہ میں باعزت اور باکمال آدمی ہوں۔

جب ہم خوش پوش باجمال بن کر کسی راستے سے گزر رہے ہوں اور ہر کس وناکس کی نگاہ حیرت ہم پر مرکوز ہو رہی ہو تو ذرا اپنے دماغ کو درست کرلیں کہ یہ سب دائمی نہیں بلکہ عارضی ہیں، جب ہم داعی، مبلغ، ناصح، واعظ، مصلح، بنکر مصروف کار رہوں تو ذرا اپنے

آپ پر نظر ڈالیں، حساب کر لیں کہ نفس و شیطان نے کبر و نخوت کے کتنے بیج ہمارے دل میں بو دیئے ہیں، جب ہم تلامذہ کے جم غفیر میں مسند درس پر بیٹھ کر علمی نکات کی موتیاں بکھیر رہے ہوں تو ذرا گردن جھکا کے دیکھ لیں کہ غرور و گھمنڈ کے اس مہلک مرض نے روح کو کتنا بیمار کر دیا ہے، جب ہم عبادات و اطاعت میں مشغول ہوں تو ذرا یہ بھی دیکھ لیں کہ کہیں شیطان یہ یقین تو نہیں دلا رہا ہے کہ تو یقیناً اللہ کا نیک بندہ ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل و کرم سے اس مہلک مرض سے بچائے اور ہمیں خاکساری کی عمدہ صفت کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

❁ ❁ ❁

تمت بالخیر الحمد للہ علیٰ کل حال